عید سعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید سعید

عید الفطر
فضائل واعمال

جمع وترتیب

محمد عبید اللہ خان قاسمی

بزم خطباء

عناوین

- عید کی حقیقت
- عید الفطر کے فضائل و خصوصیات
- عید الفطر جائزے کا دن
- اصل عید
- عید الفطر کے مسنون اعمال
- صدقہ فطر کے احکام
- عید الفطر کی نماز
- جمعۃ الوداع کی حقیقت
- شوال کے چھ روزے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا، مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسۡلِيۡمًا كَثِيۡرًا، اَمَّا بَعۡدُ:

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرہ، ۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔ (بخاری: ۱۸۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

إِنَّ لِكُلِّ قَوۡمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا (مسلم: ۲۰۶۱)

سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

تمہید

رمضان کا مقدس مہینہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ہم پر سایہ کیے ہوئے تھا، یہ رمضان کا مبارک مہینہ کتنی تیزی کے ساتھ گزرا کچھ احساس ہی نہیں ہوا، رمضان کا اتنی تیزی سے گزر جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، اور یہ ہمیں بتلاتا ہے کہ ہم بھی اتنی تیزی کے ساتھ اپنی موت کی طرف جارہے ہیں، اگر ہم نے اپنی پوری زندگی رمضان بنالی تو اس زندگی کے اختتام پر جو دن آئے گا وہ عید کی طرح خوشی کا دن ہوگا۔

زندگی میں انسان کو بہت ساری خوشیاں ملتی ہیں، مگر عید کی خوشی اور دوسری خوشیوں میں ایک بنیادی فرق ہے، وہ یہ ہے کہ جو دوسری خوشیاں ہمیں ملتی ہیں وہ عارضی ہوتی ہے، آدمی چندمنٹ کے لئے خوش ہوتا ہے اور پھر اپنی اصل حالت پر لوٹ جاتا ہے، ظاہر ہے زندگی کے مسائل آدمی کو کہاں کہاں خوش رکھےگی، اس لئے ہر خوشی کے ساتھ یہ ڈر بھی ستاتا ہے کہ اس کے بعد پھر نہ جانے کون سے غم کے بادل چھا جائیں۔ ایسے بےشمار واقعات آئے دن ہم اور آپ دیکھتے ہیں کہ پل بھر کی خوشیاں کس طرح سکنڈوں میں ماتم میں تبدیل ہوجاتی ہے، مگر عید کی خوشی کا اپنا ایک الگ ہی انداز ہے، اس کی خوشی کی نوعیت بالکل الگ ہوتی ہے، یہ ایسی خوشی ہے جس پر دنیا کی ہزاروں خوشیوں کو قربان کیا جاسکتا ہے۔

عید کی حقیقت

عید کا دن دنیا کی ہر قوم کے پاس پایا جاتا ہے، لوگ عید کے دن کو بڑے اہتمام کے ساتھ گذارتے ہیں، اور خوب دل کھول کر لطف اٹھاتے ہیں، دیگر مذاہب میں عید کے دن خوشی ومسرت میں ہر طرح کے کام کئے جاتے ہیں، روا ناروا کی پرواکئے بغیر جشن منایا جاتا ہے، اور ہر طرح کی غیر اخلاقی چیزوں کو اختیار کیا جاتا ہے، کیوں کہ ان کے یہاں عید کا مطلب صرف خوشیوں میں مست ہوجانا اور من چاہے کاموں کو انجام دینا ہی ہوتا ہے، جب کہ اسلام کی ہر چیز نرالی، اس کے ہر حکم میں غیر معمولی کشش اور روحانیت ہوتی ہے، اسلام میں بھی عید کا دن اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دو دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ عید کے دلوائے، عید کا دن اسلام میں بہت ہی اہمیت رکھتا ہے ل، یومِ عید مسلمانوں کو بھی خوشی ومسرت منانے اور اللہ کی نعمتوں کی شکرگذاری کرنے کے لئے دیا گیا، لیکن دیگر اقوام کی طرح بے لگام نہیں چھوڑا گیا اور نہ ہی آزاد کردیا گیا، بلکہ نبی کریم ﷺ نے ایسے عظیم اور خوشی کے دن میں مسلمانوں کو قیمتی تعلیمات اور گراں قدر ہدایات سے نوازا، اور حقیقت میں عید کے مقصد کو بیان کیا کہ عید کا دن کیوں دیا جاتا ہے، اور عید کے دن میں کن کاموں کا التزام رکھنا چاہیے ان تمام کو بیان کیا گیا، جب ہم اسلامی عید اور غیروں کی عید کا جائزہ لیتے ہیں تو اسلامی عید میں بہت نرالا پن، سب سے جدا رنگ، نظر آتا ہے، اور قدم قدم پر احساسِ عبدیت کو اجاگر کرتا دکھائی دیتا ہے، محسن حقیقی پروردگار عالم کے انعامات کی قدردانی کے جذبات کو پیدا کرتا ہے، اور انسان کا ہر موئے دن جذبۂ شکر سے سرشار ہوجاتا ہے، اسلامی عید میں

خوشیوں اور مسرتوں کے ساتھ سبق آموز ہدایتیں بھی دیں اور ایک نئے عزم وارادہ کے ساتھ زندگی کے سفر کو شروع کرنے کی تعلیم بھی دی ،خوشیوں کو صرف اپنے حد تک یا اپنے کنبے وخاندان تک محدود رکھنے کے بجائے ہر ایک کے لئے فکر کرنے اور ضرورتمندوں وغریبوں کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کا حکم دیا اور سب سے بڑھ کر اپنے پروردگار، خالق ومالک اور پالنہار کے احسانات اور انعامات کو سمجھنے کا سبق دیا، چناں چہ عید کے دن جو کام کیے جاتے ہیں اس کو دیکھیں کہ عید کے دن بندۂ مومن کو حکم ہے کہ عید کی خوشی کی شروعات کرنے سے پہلے خدا کی بارگاہ میں دوگانہ شکر ادا کریں ،عیدگاہ کو جاتے ہوئے زبانوں پر تسبیح وتہلیل کا ورد ہو، جاتے ہوئے ایک راستہ اختیار کیا جائے اور واپسی میں دوسرے راستے آئے (بخاری: ۹۳۸) تا کہ اسلام کی عظمت اور شان وشوکت کا مظاہرہ ہو،اجتماعی انداز میں نماز ادا کر کے اسلام کے اتفاق اور اتحاد کا نمونہ پیش کیا جائے ،سادگی اور عاجزی ہر ایک کی ادا ادا جھلکتی ہے اور بندگی کے احساس میں ہر مسلمان دوڑا دوڑا حکم خدا کو پورا کرنے لئے جاتا ہے،عظمت الٰہی سے اس کا قلب وجگر سرشار ہو اور رعبدیت کے اظہار کے ساتھ ،اور بندگی کے اعتراف کے ساتھ گھروں سے نکلے اور ایک ایسی جگہ(عیدگاہ میں) نماز عید ادا کرے جہاں مسلمانوں کا غم غفیر جمع ہو، تا کہ اجتماعیت کی روح اور اتحاد واتفاق کا دل کش منظر نگاہوں کو دیکھنے کو ملے اور اسلامی اخوت ومودت کی شان نمایاں ہو،عید الفطر میں نماز کو نکلنے سے پہلے حکم دیا گیا کہ صدقۂ فطر ادا کرو، تا کہ عبادتوں میں جو کمی وکوتاہی ہوگئی اس کی تلافی بھی ہو اور ساتھ میں ضرورت مندوں کی حاجات کی تکمیل بھی ،اوران کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ بھی ہوجائے اور وہ بھی عید کی خوشیوں مین شریک ہو سکے۔

عید کا لفظ” عود“ سے بنا ہے،جس کا معنیٰ ہے: ”لوٹنا“ ،عید ہر سال لوٹتی ہے اور اسکے لوٹ کر آنے کی خواہش کی جاتی ہے،” فطر“ کا معنیٰ ہے: ”روزہ توڑنا یا ختم کرنا“ ۔عید الفطر کے روز روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے،اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو روزہ اور عبادتِ رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں،لہذا اس دن کو” عید الفطر“ قرار دیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے مسلمان ان دنوں کھیل کود کرتے اور خوشیاں مناتے تھے،اس پر آپ نے ان سے پوچھا: (ما هذان اليومان؟) ”یہ دونوں دن کیسے ہیں؟ “یعنی تم ان میں کیوں خوشیاں مناتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (كنا نلعب فيهما في الجاهلية) ”ہم زمانۂ جاہلیت میں یعنی اسلام قبول کرنے سے قبل ان دونوں دنوں میں کھیل کود کرتے تھے ۔ (بس اسی طریقہ پر اب بھی ہم لوگ ان میں خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے ہیں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قد أبدلكم الله بهما خيرا منهما، يوم الأضحى ويوم الفطر “(أبو داود) اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کے بدلے ان سے بہتر دو دن عطا کیے ہیں: یوم الاَضحیٰ اور یوم الفطر۔

دنیا میں بسنے والی قوموں کے یہاں عید کا دن کسی نہ کسی تاریخی واقعہ کی یاد میں منایا جاتا ہے اور وقتی طور پر کچھ منالی جاتی ہے اور باقی رنگ رلیوں اور فضول کاموں میں عید کے دن کو ضائع کیا جاتا ہے، جب کہ عید الفطر ایک مہینہ کی قربانی اور مجاہدوں کے بعد بندوں کو دی جاتی ہے جس کی قدر ومنزلت کو وہ بندے ہی جانتے ہیں جو ایک مہینہ کے روزے رکھ کر اپنے پروردگار کو منانے میں لگے رہتے ہیں

،جنھوں نے اپنے کھانے پینے کے اوقات کو بدل دیا تھا اور اپنے نظام العمل کو اللہ کے لئے تبدیل کر رکھا تھا، اسی کے نتیجہ میں وہ عید کے دن کو لغویات اور واہیات میں ضائع نہیں کرتے بلکہ اجر وثواب کے امیدوار بن کر انعام الٰہی کے حصول کے لئے سرگرداں رہتے ہیں، یہ اسلامی عید کا عجیب امتیاز ہے کہ اس نے کسی واقعہ کی بنیاد پر ایمان والوں کو عید کا دن نہیں دیا، اگر ایسا ہوتا تو پھر اس کی عظمت اور اہمیت ہی ختم ہوجاتی ہے، اور مسلمان بھی روایت پرستی کا شکار ہوجاتے۔

عید الفطر کے فضائل وخصوصیات

اسلامی عید عید الفطر کی عظمت واہمیت کو بھی ملاحظہ کریں کہ اللہ تعالی نے کیسی نرالی عید عطا فرمائی اور اس میں بندوں کے ساتھ کیسا عجیب معاملہ فرمایا جاتا ہے۔

عید الفطر کی شان سب سے انوکھی ہے اور اس کا مزہ بھی عجیب ہے، کیوں کہ عید الفطر اللہ تعالی نے بندوں کو ایک ایسے موقع پر عطا فرمائی جب بندے حکم الٰہی کی تعمیل میں ایک مہینے کے روزے رکھتے ہیں، اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے کھانا پینا اور جائز تقاضوں کو پورا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور بھوکے فاقے رہ کر بندگی کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ان محنت کش بندوں اور روزہ داروں کو اجر وثواب دینے اور ان کی محنتوں کا صلہ دینے کے لئے اللہ تعالی نے عید الفطر کا دن رکھا، جس کو یوم الجائزہ کہا جاتا ہے یعنی یہ دن بندوں انعام اور صلہ دیئے جانے کا دن ہے۔ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اعطیت امتی خمس خصال فی رمضان لم تعطھن امۃ قبلھم ....ویغفرلھم فی اخرلیلہ قیل یا رسول اللہ اھی لیلۃ القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذاقضی عملہ۔(مسند احمد:۷۱۷۱) رمضان المبارک میں میری امت کو پانچ چیزیں خاص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی جن میں ایک یہ ہے کہ: رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ شبِ مغفرت شبِ قدر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دی جاتی ہے۔ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جب عید الفطر ہوتی ہے تو (آسمانوں پر) اس کا نام لیلۃ الجائزہ سے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالی فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کی امت اس کریم رب کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اور بڑے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے، جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالی فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ اپنی رضا اور مغفرت عطا کردی۔اور اپنے بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم آج کے دن اس اجتماع کے

دن اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا ، اور دنیا کے بارے جو مانگو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا ، میری عزت کی قسم جب تک میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا ، میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور (کافروں) کے سامنے رسوا نہ کروں گا ۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر لیا اور میں تم سے راضی ہو گیا ، فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں ۔

(فضائل الأوقات للبیہقی: ۶۵، دارالکتب العلمیہ بیروت)

عیدالفطر جائزے کا دن

عیدالفطر مسلمانوں کے جائزہ اور محاسبہ کا دن ہے ، بندے نے جو ایک مہینہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرماں برداری کی جس کے نتیجہ میں اللہ نے یہ عید عطا فرمائی اب یہاں سے ایک نئے سفر کی شروعات ہوتی ہے ، اعمال کے قبول ہونے کی فکر اور ان اعمال پر قائم رہنے کا امتحان شروع ہوتا ہے ۔ (عیدالفطر: حقیقت اور پیغام، مفتی محمد صادق حسین قاسمی)

اصل عید

عیدالفطر کا دن جہاں مومن کو خوشی و مسرت سے سرشار کرتا ہے وہیں یہ فکر بھی دامن گیر ہو جاتی ہے رمضان المبارک کی ایک ماہ کی تربیت اور مشق اب باقی رکھنے کا عزم و ارادہ کرے ، اور رمضان کے بعد بھی حکم الہی کو پورا کرنے ، منشائے رب کی موافقت کرنے میں تیار رہے ۔ رمضان المبارک میں انجام دیئے جانے والے اعمال قبول ہوئے یا نہیں ایک مسلمان کو اس کی فکر لاحق ہو جاتی ہے ، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: انما العید لمن قبل الله صیامه وشكر قيامه وكل يوم لا يعصى الله فيه فهو عيد یعنی عید تو اس کی ہے جس کے روزوں کو قبول کر لیا گیا ہو، اس کی نمازوں کو منظور کر لیا گیا ہو اور ہر وہ دن جس میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو وہ عید کا دن ہے ۔ عید کے دن کی حقیقت کو بہت ہی خوبصورت پیرائے بیان کرتے ہوئے کہا گیا کہ:

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ بِالْوَعِيْدِ

عید ان کی نہیں جنھوں نے عمدہ لباس زیب تن کر لیا بلکہ عید تو ان کی ہے جو اللہ کی وعید اور پکڑ سے ڈر گئے ۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَبَخَّرَ بِالْعُوْدِ
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَابَ وَلَا يَعُوْدُ

عید ان کی نہیں جنھوں نے آج عمدہ خوشبوؤں کا استعمال کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے اپنے گناہوں کی توبہ کی اور پھر اس پر قائم رہے۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ نَصَبَ الْقُدُوْرَ
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ سَعَدَ بِالْمَقْدُوْرِ

عید ان کی نہیں جنھوں نے عمدہ کھانوں کی ڈشیں پکائیں بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے حتی الامکان مقدور کے ساتھ سعادت حاصل کی اور نیک بننے کی کوشش کی۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَيَّنَ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَوَّدَ بِزَادِ التَّقْوىٰ

عید ان کی نہیں جنھوں نے دنیاوی زیب و زینت اختیار کی بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے تقویٰ اور پرہیز گاری کو اختیار کیا اور اسے اپنا توشہ بنایا۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا

عید ان کی نہیں جنہوں نے عمدہ عمدہ سواریوں، گاڑیوں پر سواری کی بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے گناہوں کو چھوڑ دیا۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ بَسَطَ الْبِسَاطَ
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ جَاوَزَ الصِّرَاطَ

عید ان کی نہیں جنھوں نے اعلیٰ درجہ فرش سے اپنے مکانوں کو آراستہ کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جو پل صراط سے گزر گئے۔

اس لیے عید کا دن اس بات کا جائزہ لینے کا دن ہے کہ معلوم نہیں اللہ کی بارگاہ میں ہماری عبادتیں اور ریاضتیں قبول ہوئی یا نہیں؟ اور ہمارے روزے و نماز، ذکر و تلاوت کو شرف قبول ملا ہے یا نہیں؟ ظاہری تزک و احتشام کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ اصل چیز تو قبولیت اور مزید توفیق کا مل جانا ہے۔

عیدالفطر کے مسنون اعمال

عیدالفطر کے دن چند اعمال مسنون ہیں، جن کا اہتمام کرنا چاہیے۔

صبح جلد اٹھنا:

یعنی نمازِ فجر کے لیے عام دنوں میں جس وقت اٹھتے ہیں، اس سے پہلے اٹھنا تاکہ وقت پر نمازِ فجر ادا ہو اور جلد از جلد ضروریات اور غسل وغیرہ سے فارغ ہوا جاسکے، صحابہ کرامؓ کا معمول تھا کہ وہ نمازِ فجر میں نمازِ عید کی تیاریوں سے فارغ ہوجاتے تھے، چناں چہ حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں منقول ہے: حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں فجر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اسی حال میں عیدگاہ کی طرف نکل پڑتے تھے۔ (عیدالفطر کے فضائل: ۱۹۳)

غسل کرنا:

عید کے دن اہتمام کے ساتھ غسل کرنا سنت ہے۔ ویستحب یوم الفطر للرجل الاغتسال ۔ (فتاوی ھندیه: ۱/۱۶۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے: ان رسول اللہ ﷺ قال: یامعشر المسلمین ھذا یوم جعله الله عیدا للمسلمین فاغتسلوا ... (موطا امام مالك: ۱۴۱) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ تعالی نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے، لہٰذا تم اس دن غسل کرو۔

مسواک کرنا:

مسواک اگرچہ وضو کے موقع پر کرنا بھی سنت ہے، لیکن خاص عید کے موقع پر بھی سنت ہے، کیوں کہ عید اجتماع کا دن ہے اور صفائی وستھرائی کے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے مسواک مزید صفائی کا باعث بھی ہے۔ (ردالمحتار: ۳/ ۴۸)

اچھے کپڑے پہننا:

عید کے دن صاف ستھرے کپڑے پہننا سنت ہے، اپنے پاس موجود تمام کپڑوں میں جو اچھا ہو اسے پہنے، چاہے نیا جوڑا ہو یا دھو کر پہنے، ولبس احسن الثیاب، جدیدا کان او غسیلا۔ (بدائع الصنائع: ۲/ ۲۴۹) حضرت حسنؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: امرنا رسول اللہ ﷺ ان نلبس اجود ما نجد ... (طبرانی: ۲۶۹۲) کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ ہم اپنی حیثیت کے مطابق اچھا لباس پہنیں۔

خوشبو لگانا:

عید کے دن جو اچھی خوشبو میسر ہو اسے لگانے کا اہتمام کرنا بھی سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: امرنا ان نلبس اجود ما نجد، ان نتطیب باجود ما نجد۔ (طبرانی: ۲۶۹۲) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی حیثیت کے مطابق اچھا

لباس پہنیں، اور اپنی حیثیت کے مطابق اچھی خوشبو لگائیں۔

نماز کے لئے جلد جانا:

نمازِ عید کے لئے جلد عیدگاہ جانا بھی سنت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول رہا۔ چناں چہ مروی ہے: کان النبی ﷺ یغدو الی المصلی۔ (بخاری: ۹۲۵) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کی طرف جلد تشریف لے جاتے تھے۔

عیدگاہ پیدل جانا:

عیدگاہ کے لئے پیدل جانا سنت ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے: والسنۃ ان تخرج الی العید ماشیا۔ (ترمذی: ۴۸۷) کہ سنت یہ ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلیں، لیکن سواری کے ذریعہ بھی جاسکتے ہیں۔

راستہ میں کرتکبیر کہنا:

عیدگاہ جاتے ہوئے تکبیر کہنا سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں منقول ہے: ان رسول اللہ ﷺ کان یخرج یوم الفطر فیکبر حتی یاتی المصلی۔ (مصنف ابن شیبہ: ۵۴۷۹) کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن عیدگاہ کے لئے نکلتے تو تکبیر کہتے یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچ جاتے، عید الفطر میں تکبیر آہستہ کہنا چاہیے، اور وہ کلمات یہ ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد۔

آمدورفت کا راستہ بدلنا:

ایک راستے سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے ہی معمول تھا: کان النبی ﷺ اذا کان یوم عید خالف الطریق۔ (بخاری: ۹۳۸) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے، اس کے ذریعہ حاضر ہونے والوں کی کثرت کا اظہار ہوتا ہے۔

نماز سے پہلے کچھ کھا کر جانا:

عید الفطر میں نماز سے پہلے کھانا چند کھجور ہی سہی مگر کھا کر جانا مسنون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مروی ہے:
ان رسول اللہ ﷺ کان لا یخرج حتی یاکل۔ (ابن ماجہ: ۱۷۴۶) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے۔ عید الفطر چوں کہ روزوں کے بعد آتی ہے، اس کے لئے کچھ کھانے کی ترغیب آئی ہے۔ واما الذوق فیہ، فلکون الیوم یوم الفطر، کسی بھی میٹھی چیز کا استعمال یا کم از کم کوئی بھی چیز نماز عید کو جانے سے پہلے کھالینا مستحب ہے۔

عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا:

عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں منقول ہے: کان رسول اللہ ﷺ یخرج یوم

الفطر والاضحی الی المصلی۔(بخاری:۹۰۸) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

عید سے قبل نفل نہ پڑھنا:

عید کے دن فجر کی نماز کے بعد عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا کسی بھی جگہ کوئی بھی نفل نماز نہ پڑھیں، بعض لوگ عید گاہ پہنچ کر نمازِ عید سے قبل نمازیں پڑھتے ہیں اور پوچھنے پر کہتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں، تو اجتماعی طور پر عید گاہ میں قضا پڑھنا طرح طرح کی چہ می گوئیوں اور انتشار کا سبب بنتا ہے؛ اس لیے اس طریقہ سے احتراز لازم ہے، اول تو مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ کوئی نماز قضا کرے اور اگر بالفرض نماز قضا ہوجائے تو اسے برسرِ عام پڑھنے کے بجائے گھر میں ادا کرے تاکہ اپنی کوتاہی مخلوق کے سامنے نہ آسکے۔

عید کی مبارک بادی دینا:

عید کے دن مبارک باد دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر خرابیوں سے بچ کر ہو تو مستحب ہے، کیوں کہ صحابہ وتابعین کے کئی اقوال وافعال سے عید کی مبارک باد ثابت ہے۔ اسی وجہ سے محقق فقہائے کرام نے عید کے دن ' تقبل اللہ منا ومنکم '' کے ذریعہ مبارک باد دینے کو جائز ومستحب ہونے کا حکم بیان کیا ہے۔(الموسوعۃ الفقہیۃ: ۱۴/ ۹۹، البحر الرائق: ۲/ ۲۷۷) حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے عید کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی اور '' تقبل اللہ منا ومنکم '' کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی '' تقبل اللہ منا ومنکم '' فرمایا۔(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۵۸۱۴)

صدقہ فطر ادا کرنا:

اگر کسی نے عید سے قبل صدقہ فطر ادا نہ کیا ہو تو نمازِ عید کو نکلنے سے قبل صدقہ فطر بھی ادا کرنا سنت ہے، حدیث رسول میں ہے: ان النبی ﷺ امر بزکاۃ الفطر قبل خروج الناس الی الصلاۃ۔(بخاری: ۱۴۱۹) کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر لوگوں کے عید کی نماز کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر للصائم من اللغو والرفث وطعمة للمساکین فمن اداها قبل الصلاۃ فهی زکاۃ مقبوله ومن اداها بعد الصلوۃ فهی صدقه من الصدقات۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرمائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ دار کی، لغویات اور فحش کلامی سے پاکی کے لئے اور مساکین کے کھانے کی فراہمی کے لئے صدقہ فطر کو مقرر فرمایا، جو کوئی صدقہ فطر کو نماز سے قبل ادا کرے گا تو وہ مقبول صدقہ ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔(ابن ماجہ۔ کتاب الزکوۃ۔ باب صدقۃ الفطر۔ حدیث ۱۸۲۷)

صدقۃ الفطر کا نصاب:

جس مرد یا عورت کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا نقدی مال یا تجارت کا سامان یا ضرورت سے زائد سامان میں سے کوئی ایک چیز یا ان چیزوں کا یا بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوتو ایسے مرد وعورت پر صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب ہے۔

یادرہے کہ وہ اشیاء جو ضرورت وحاجت کی نہ ہوں بلکہ محض نمود ونمائش کی ہوں یا گھروں میں رکھی ہوئی ہوں اور سارا سال استعمال میں نہ آتی ہوں تو وہ بھی نصاب میں شامل ہوں گی۔ (بدائع الصنائع: ۲/ ۱۵۸)

ادائیگی کا وقت:

صدقہ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے ہے، البتہ رمضان کے آخر میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے پہلے ہی ادا کر دینا بہتر ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار:

صدقہ فطر کھجور، کشمش یا جَو کی صورت میں دیا جائے تو ایک صاع کی مقدار دینا چاہیے، اور جن کو اللہ رب العزت نے استطاعت دی ہے انھیں کھجور اور کشمش سے ہی نکالنا چاہیے تا کہ غریبوں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو، اور گندم کی صورت میں دیں تو نصف صاع دیا جائے گا۔ (الاختیار لتعلیل المختار، باب صدقۃ الفطر: ۱/ ۱۲۳)

ایک صاع کی مقدار ساڑھے تین سیر اور نصف صاع کی مقدار پونے دو سیر ہے۔ (اوزانِ شرعیہ)

صدقے کے مصارف:

صدقۂ فطر کے مستحق ایسے غریب حضرات ہیں جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

صدقۂ فطر ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اسی طرح بیٹا بیٹی، پوتا پوتی اور نواسا نواسی کو دینا درست نہیں ہے، ایسے ہی بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو اپنا صدقۂ فطر نہیں دے سکتا۔

ان رشتہ داروں کے علاوہ مثلاً بھائی بہن، بھتیجا بھتیجی، بھانجا بھانجی، چچا چچی، پھوپا پھوپی، خالہ خالو، ماموں ممانی، سسر ساس، سالہ بہنوئی، سوتیلی ماں سوتیلا باپ ان سب کو صدقۂ فطر دینا درست ہے بشرطیکہ یہ غریب اور مستحق ہوں۔

صدقہ فطر کے متفرق مسائل

اگر عورت صاحبِ نصاب ہوتو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، مگر عورت پر کسی اور کی طرف سے فطرہ نکالنا ضروری نہیں ہے، نہ بچوں کی طرف سے، نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے۔

مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری ہے، اس طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے، والدین، بالغ اولاد اور بیوی کی طرف سے دینا واجب نہیں۔

اسی طرح بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے بھی ادا کرنا واجب نہیں اگر چہ وہ اس کے عیال داری میں کیوں نہ رہتے ہوں۔(ہندیہ)

البتہ اگر بالغ لڑکا یا لڑکی مجنون ہوتو اس کی طرف سے اس کے والد صدقہ فطر ادا کریں گے۔(ردالمحتار)

جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب، دونوں میں کچھ فرق نہیں۔(فتاویٰ رحیمیہ)

عیدالفطر کی نماز

عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کرے، نیت صرف دل کے ارادے کا نام ہے، اگر صرف اتنی ہی نیت کرلی جائے کہ میں اس امام کے پیچھے عید کی نماز ادا کررہا ہوں کافی ہے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازیں ہر اس شخص پر واجب ہیں جس پر جمعہ فرض ہے، عیدین دو رکعتوں والی نماز ہے، نمازِ عیدین کا طریقہ وہی ہے جو دیگر نمازوں کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ نماز عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہی جاتی ہیں، امام تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے، پھر ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیریں کہے، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے (عندالاحناف)، مقتدی بھی ایسا ہی کریں، پھر امام تعوذ و تسمیہ کے بعد جہراً قرات کرے، قرات کے بعد حسبِ معمول رکوع وسجود کیے جائیں، پھر دوسری رکعت شروع ہوگی، امام قرات کرے، قرات کے بعد تین مرتبہ ہاتھ اُٹھا کر تکبیریں کہے، مقتدی بھی امام کے ساتھ ایسا ہی کریں اور چوتھی مرتبہ امام ہاتھ اُٹھائے بغیر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع کرے، مقتدی بھی ایسا ہی کریں، اس طرح دو رکعت نماز مکمل کی جائے گی، اس کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہیں اور خطبہ سنیں بغیر خطبہ سنے جانا نہیں چاہیے۔

اگر عید کی نماز میں دیر سے پہنچا تو نماز عید کا طریقہ

اگر عید کی نماز میں دیر سے پہنچا تو اگر امام پہلی رکعت کی تین زائد تکبیریں کہہ چکا تھا تو مقتدی نیت باندھنے کے بعد ہاتھ اٹھاتے ہوئے تین زائد تکبیریں کہہ لے، اور اگر امام پہلی رکعت کے رکوع میں تھا تو اگر رکوع ملنے کی امید ہو تو تکبیر تحریمہ کے بعد تین

زائد تکبیریں کہہ کر رکوع میں مل جائے اگر رکوع ملنے کی امید نہ ہو تو تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع میں چلا جائے اور ہاتھ اٹھائے بغیر تین تکبیرات پڑھ لے پھر رکوع کی تسبیحات پڑھ لے۔

دوسری رکعت میں ملنے کا بھی یہی حکم ہے، اگر ایک رکعت چھوٹ جائے تو اس انداز میں پورا کرے کہ پہلے سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ لے پھر زائد تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے، اور اگر دونوں رکعتیں رہ جائیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر اپنی رکعتیں پوری کرے اور اس میں اپنے مقام پر زائد تکبیریں بھی کہے۔

تفریح کے نام پر منکرات کا ارتکاب

اس میں کوئی شک نہیں کہ عید کا دن خوشی ومسرت کا دن ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو آپ کے دل میں آئے وہ آپ کر گزریں، اکثر لوگ عید کے دن کو تفریح اور خوشی ومسرت کا دن قرار دے کر شرعی حدود کو پامال کرتے ہیں، جن میں مرد وعورت دونوں شامل ہیں، سینما گھروں میں جاکر فلمیں اور ڈرامے دیکھنا یا گھروں میں رہ کر کیبل ونیٹ کے ذریعے حیا سوز فلمیں دیکھنا اور موسیقی سننا، گانے اور موسیقی سننے کا شوق دین سے دور بہت سے لوگوں میں پایا جاتا ہے، وہ کام کاج کے دوران میں یا فارغ اوقات میں موسیقی کے ذریعے سے دل بہلانے کو بہترین مشغلہ سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ اور اس کے رسول نے نہ صرف موسیقی اور ساز وسوز کے آلات کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس سے وابستہ افراد کو سخت وعید بھی سنائی ہے، حضرت ابو مالک اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ ضرور شراب نوشی کریں گے اور شراب کا نام کوئی اور رکھ لیں گے، ان کے سروں کے پاس آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی، اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے گا اور انھی میں سے کئی لوگوں کو بندر اور سور بنا دے گا۔'' (سنن ابن ماجہ: ۴۰۲۰)

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانے میں لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، ان پر پتھروں کی بارش کی جائے گی اور ان کی شکلیں مسخ کر دی جائیں گی۔'' آپ سے پوچھا گیا: ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''جب آلات موسیقی پھیل جائیں گے، گانے والیاں عام ہو جائیں گی اور شراب کو حلال سمجھا جائے گا۔''

یہ معمولی وعید نہیں ہے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں انھیں فوراً اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرنی چاہیے۔

بے پردہ ہو کر گھومنا

عید کے دنوں میں بہت ساری خواتین گھروں سے بے پردہ ہو کر نکلتی ہیں۔ خوب سج دھج کر بازاروں، مارکیٹوں اور سیاحت گاہوں میں آتی جاتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتی ہیں، جبکہ اللہ اور اس کے رسول نے اس سے منع فرمایا ہے اور عورتوں کو پردے کے بغیر گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں دی۔

فرمانِ الٰہی ہے: {وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى} ''اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور قدیم زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کا اظہار مت کرو۔'' (الأحزاب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''عورت ستر (چھپانے کی چیز) ہے، اس لیے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے، اور وہ اپنے رب کی رحمت کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔'' (صحیح ابن حبان: ۵۵۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کر سکیں تو وہ بدکار عورت ہے۔'' (سنن أبي داود: ۴۱۶۷)

شوال کے چھ روزے رکھنا

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے رمضان کے بعد والے مہینہ یعنی شوال میں چھ نفلی روزے رکھے، تاکہ رمضان کے جاتے ہی عبادات واذکار کا سلسلہ ختم نہ ہو جائے اور ان کا ثواب ایک سال کے روزے کے برابر رکھا کہ انسان اس کی طرف مائل ہو۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہیں۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو اس کو عمر بھر روزے رکھنے کا ثواب مل جائے گا (مسلم: ۱۱۶۵)

جمعۃ الوداع کی حقیقت

برصغیر میں عام طور سے رمضان کے آخری جمعہ کو جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے، یعنی رمضان کی رخصتی والا جمعہ ہے، اس کے بارے میں لوگوں میں بہت سی باتیں بھی مشہور ہوگئی ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جمعہ کو جمعۃ الوداع کہنا برصغیر پاک و ہند کے علاوہ کہیں اور نہیں کہا جاتا، اور لوگوں میں جو باتیں اس کے حوالے سے مشہور ہیں کہ اس دن کو عید کی طرح کا کوئی درجہ دیا جاتا ہے اور اس دن میں کوئی خاص عبادت کی جاتی ہے تو یہ باتیں بھی اس انداز میں درست نہیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی جمعۃ الوداع کا لفظ استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی اس دن کے لیے کوئی خاص عبادت مقرر فرمائی اور حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کرام نے بھی اسی پر عمل فرمایا۔

البتہ اس دن کی اہمیت دوسرے دنوں کے مقابلے میں اس لحاظ سے یقیناً زیادہ ہے کہ یہ رمضان کے مہینہ میں آنے والا جمعہ ہے اور اس کے بعد اس سال رمضان میں کوئی اور جمعہ نہیں آئے گا، ویسے تو رمضان میں ہر جمعہ کا دن برکتوں والا ہوتا ہے لیکن اس دن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے بعد آئندہ رمضان تک برکتوں والا جمعہ نصیب نہیں ہوگا، اس لحاظ سے اس کی اہمیت محسوس کرنی چاہئے اور جس قدر اس دن ہو سکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے، اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے لیکن اس عبادت میں بھی کسی خاص طریقہ کو متعین نہیں کرنا چاہئے۔

خلاصہ کلام

اسلام نے عیدالفطر جیسی عظیم عید عطا کی اس کا تو حق یہ ہے کہ اس کو پورے جذبۂ دل کے ساتھ اور خلوص وشکر کے ساتھ گذارا جائے، اس کی رات کی بھی قدر کی جائے اور اس کے دن کو بھی عظیم جانا جائے، اور اس میں خرافات ولغویات، معاصی اور جرائم کے ارتکاب سے پرہیز کیا جائے، عبدیت وبندگی، تواضع وسادگی، احسان مندی کے اثرات ظاہر ہوں لیکن ہمارے معاشرہ میں عید کے دن کا تصور کچھ اور ہو گیا ہے، نہ ہی عید کی رات کی قدر اور نہ ہی دن کو یوم الجائزہ سمجھا جاتا ہے، جن کاموں سے روکا گیا نماز عید کی ادائیگی کے بعد ان کو شروع کر دیا جاتا ہے، اور عید کے دن کو انعام الٰہی کا دن سمجھا ہی نہیں جاتا اور لایعنی کام فضول اور غیر ضروری چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، عید کا دن جب انعام الٰہی کا دن ہے اور بندہ عید گاہ سے بخشا بخشایا لوٹتا ہے، گناہوں سے پاک وصاف ہو کر، اور نافرمانیوں کے اثرات کو مٹایا کر واپس ہوتا ہے تو اب یہاں سے ایک نئی فکر کے ساتھ زندگی کے سفر کو شروع کرنے کی ضرورت ہے، اور بالخصوص رمضان کے ذریعہ جن کاموں کی تربیت کی گئی اور جن اعمال کو انجام دینے کی تلقین کی گئی ان کو تاحیات ادا کرتے رہنے کا عزم وارادہ کرنیکی ضرورت ہے، ہماری عید اصلاح وتربیت کا بہترین نمونہ ہے، ہماری عید میں تذکیر وترغیب بھی ہے، ہماری ایثار وہمدردی، اور مساوات وغم خواری کا سبق بھی دیتی ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کی تعلیم بھی دیتی ہے، عید کا دن ہمیں گھر والوں سے محبت کے ساتھ گذارنے اور اللہ تعالی کی میزبانی سے لطف اندوز کا موقع بھی فراہم کرتا ہے، ہمیں عید دن اللہ کا شکر اس کی تعریف وثنا کرنے حکم دیا گیا اور انعامات الٰہی کی قدر کرتے ہوئے جینے کا پیغام بھی دیا گیا۔ اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں پر جو ظلم وستم کیا جا رہا ہے، اور بالخصوص فلسطین کے معصوم بچوں، بے قصور عورتوں، نہتے نوجوانوں، اور کمزور بوڑھوں پر جو ستم ڈھایا جا رہا ہے، ان کے گھروں کو اجاڑ کر، ان محلوں ویران کر کے اور چھوٹے پھول جیسے بچوں کو نشانہ بنا کر ظالم اپنے سفاکیت ودرندگیت کا ثبوت دے رہا ہے، عید کا یہ دن ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں دعائے مانگنے اور ان کے لئے امن وامان طلب کرنے کا بھی دن ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم عید کی خوشیوں میں ان مسلمانوں کو بھلا دیں، اس لئے عید کے اس دن اس کے حق میں پروردگا عالم سے خوب دعائیں مانگیں۔ (عیدالفطر: حقیقت اور پیغام)

اللہ رب العزت توفیق عمل نصیب فرمائے، آمین یارب العلمین

أقول قولي هذا واستغفر الله لي ولكم ولسائر المسلمين، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

بزم خطباء ٹیلیگرام چینل میں شامل ہونے کے لیے ٹیلیگرام کے تلاش کے خانہ میں لکھیں

@bazmekhateeb

اور شامل ہو جائیں

نوٹ: اس مواد کو تیار کرنے میں مختلف اہل علم کے مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے اور اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔